درس حدیث

مولانا یحییٰ نعمانی

نیکی کے بے شمار راستے

انبیاء علیہم السلام کی بعثت انسانوں پر اللہ کی رحمت وشفقت کا مظہر ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بندوں کی کامرانی اور دنیا اور آخرت میں ان کی فلاح یابی کے لیے اپنے نبی اور رسول بھیجتا ہے تاکہ ان کو اپنی رحمت وفضل اور ثواب واجر سے نوازے۔ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں تو قرآن میں بڑی تاکید کے ساتھ یہ اعلان فرمایا گیا ہے کہ آپ ﷺ کی بعثت تو صرف اس مقصد سے ہوئی ہے کہ انسانوں کو اللہ کی رحمتوں سے فیض یاب فرمایا جائے۔ کرم ورحمت اور فضل ونوازش کے اس مبارک ارادۂ ربانی ہی کے نتیجہ میں بعثت محمدی ہوئی ہے۔ **وما ارسلنک الا رحمة للعالمین.**

نبوت کے فیضان کی شکل میں خدائی رحمت وکرم طرح طرح سے ظاہر ہوتے ہیں اور یقیناً اس کا کامل ترین ظہور اس ہدایت ورہنمائی کی شکل میں ہوا ہے جس نے انسانوں کو جود وعطا کے خزانوں اور دنیا وآخرت کی سرفرازیوں سے بہرہ مند کرنے والے بے شمار نیک اعمال کا پتہ دیا۔

نبوت محمدی کے ذریعے انسانوں کو جو علوم دیئے گئے ان میں سے ایک بڑا مبارک اور شوق افزا علم نیکی اور بھلائی کے کاموں اور اعمالِ صالحہ کے ثواب کا علم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے انسانوں کو بتلایا کہ خدا نیکیوں کا بڑا قدردان ہے، وہ معمولی معمولی خیر کے کام پر بے شمار اجر وثواب عطا فرماتا ہے۔ درحقیقت اس کو اپنے کرم وبخشش اور جود وسخا کے لیے ''بہانوں'' کی تلاش ہے۔ بس ذرا بندے کی طرف سے اطاعت شعاری اور بندگی کا اظہار ہو جائے۔ وہ بے حد وحساب ثواب دیتا ہے۔ حدیث کی کتابوں میں رسول اللہ ﷺ کے بے شمار ارشادات منقول ہیں۔ جن میں آپ ﷺ نے معمولی معمولی کاموں کو بڑی بڑی نیکیاں قرار دیا ہے اور ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عظیم اجر کی خوشخبری سنائی ہے۔ ذیل میں آپ ﷺ کے ایسے ہی کچھ ارشادات نقل کیے جارہے ہیں۔ توفیق ہو تو انسان خیر وثواب کے خزانے جمع کرسکتا ہے۔

(۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ پر ایمان اور اس کے راستے میں جہاد۔ پھر میں نے پوچھا: کس طرح کے غلام کے آزاد کرنے میں زیادہ ثواب ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ غلام جو اپنے مالک کے نزدیک سب سے عمدہ ہو اور سب سے قیمتی ہو۔ پھر میں نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ اگر میں یہ دونوں کام نہ کرسکوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی آدمی کچھ کام کررہا ہو یا کچھ بنا رہا ہو تو اس کی مدد کردو یا کسی کمزور کا کچھ کام کردو۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! اگر میں اعمالِ صالحہ نہ کرسکوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو تم سے تکلیف نہ پہنچے۔ یہ تمہاری طرف سے اپنے اوپر صدقہ ہے۔ (بخاری)

(۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان کے ہر ہر جوڑ پر روز (اللہ کی نعمتوں کے شکر کے طور پر) صدقہ لازم ہے۔ (صحابہ کرام کو لازمی طور پر فکر ہوئی ہوگی کہ اتنے صدقے کون کرسکتا ہے؟ مگر) آپ ﷺ نے مزید فرمایا کہ ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے، ایک مرتبہ لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم کرنا صدقہ ہے، بدی سے روکنا صدقہ ہے اور ہر جوڑ کے بدلے ایک صدقہ کرنے کے لیے یہ بھی کافی ہے کہ چاشت کے وقت دو رکعت پڑھ لی جائیں۔ (اسی سے انسان کے ہر جوڑ کی طرف سے ایک صدقہ ہوجائے گا۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا) دو آدمیوں کے درمیان انصاف کردو' یہ بھی صدقہ ہے کسی کو سواری پر سوار کرادو' یہ بھی صدقہ ہے، کسی کا سامان اٹھوادو' یہ بھی صدقہ ہے، نماز کو جاتے ہوئے ہر قدم صدقہ ہے، راستے میں کوئی گندگی یا تکلیف دہ چیز ہٹادو' یہ بھی صدقہ ہے۔ (صحیح مسلم)

(۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں کچھ غریب مسلمانوں نے حاضر ہوکر یوں گزارش کی کہ: اے اللہ کے رسول ﷺ! مالدار سارا اجر وثواب لے جاتے ہیں' ہم نماز روزے کی نیکیاں کرتے ہیں تو وہ بھی کرتے ہیں مگر وہ اپنی ضروریات سے زائد مال میں سے صدقہ کرتے ہیں (اور ہم غریب حسرت ہی کرتے رہتے ہیں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے تمہارے لیے بھی صدقہ کرنا ممکن بنایا ہے۔ سن لو! یقیناً ہر مرتبہ سبحان اللہ کہنے میں صدقہ کا ثواب ہے۔ ہر مرتبہ لا الہ الا اللہ کہنے میں صدقہ کا ثواب ہے۔ نیکی کا حکم صدقہ ہے، بدی سے روکنا صدقہ ہے۔ (یہاں تک کہ آپ ﷺ نے یہ تک فرمایا کہ) تم لوگوں کے لیے اپنی بیویوں سے اپنی حاجت پوری کرنا بھی صدقہ ہے۔ لوگوں نے سوال کیا' اگر ہم اپنی خواہش پوری کریں تو بھی ہم کو ثواب ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر حرام طریقے سے اپنی خواہش پوری کرے گا تو گناہ ملے گا۔ اسی طرح جائز طریقے سے خواہش پوری کرنے پر ثواب ملے گا۔ (صحیح مسلم)

سبحان اللہ! کوئی انتہا ہے اس جود وکرم کی!

(۴) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی نیکی اور اچھے کام کو کم مت سمجھنا' چاہے وہ بس اتنا ہو کہ تم اپنے کسی بھائی سے کشادہ پیشانی سے مل لو۔ (صحیح مسلم)

یعنی لوگوں سے ملاقات کے وقت مسکرا کر خوش اخلاقی سے پیش آنا بھی اللہ کے نزدیک ایسا نیک کام ہے اور اس پر اتنا بڑا ثواب ہے کہ اس کو کسی طرح کم نہیں سمجھنا چاہیے۔

(۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی عورت اپنی پڑوسن کے لیے ہدیہ بھیجنے میں کسی چیز کو کم نہ سمجھے (بس جو بھی ہدیہ کرسکے' وہ اللہ کے نزدیک بہت ہے) چاہے وہ بکری کا ایک کھر ہی کیوں نہ ہو۔ (صحیح بخاری)

یعنی جو میسر ہو' وہ پڑوس میں ہدیہ بھیج دیا جائے' اس کو حقیر اور بے حقیقت نہ سمجھا جائے۔ نہ بھیجنے والی کسی تھوڑی سی چیز کو کم سمجھے اور نہ لینے والی آنے والی چیز کو حقیر سمجھے۔ یہاں تک کہ اگر کچھ اور میسر نہ ہو' صرف بکری کا ایک کھر (یعنی اس کے پائے کے بالکل نچلے حصے کا بھی نصف) ہی ہو تو بس وہی بھیج دے اور جس کے یہاں وہ پہنچے وہ اس کو پوری قدر و محبت کے ساتھ لے۔ اس لیے کہ اللہ کے یہاں اتنے کام کا بھی بہت ثواب ہے۔

(٦) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے بیان فرمایا کہ پچھلے زمانے میں ایک آدمی کسی سفر میں تھا۔ پیاس لگی، ایک کنواں ملا' اس میں اترا اور اتر کر پانی پیا۔ واپس اوپر آیا تو دیکھا' ایک کتا پیاس کے عالم میں نم مٹی چاٹ رہا ہے۔ اس نے سوچا یہ بھی میری طرح پیاسا ہے۔ نیچے اترا، اپنے چمڑے کے موزے میں پانی بھرا اور اس کو منہ میں دبا کر کنویں کی دیوار پر چڑھ کر اوپر آیا اور کتے کو پلایا۔ اللہ کو اس کے اس عمل کی بڑی قدر آئی اور بس اسی پر اس کی مغفرت فرمائی۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: کیا جانوروں کے ساتھ حسن سلوک میں بھی ہم کو ثواب ملے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر جاندار ذی روح کے ساتھ حسن سلوک میں اجر و ثواب ہے۔ (صحیح بخاری)

(٧) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے جنت میں ایک آدمی کو دیکھا' مزے کر رہا ہے۔ اس کے جنت میں داخلے کا سبب اس کا یہ عمل تھا کہ اس نے راستے سے ایک ایسا پیڑ کاٹ کر ہٹا دیا تھا' جس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی تھی۔ ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے راستے میں ایک کانٹے دار ڈال دیکھی۔ جس سے لوگ پریشانی محسوس کر رہے تھے۔ اس نے اس کو ہٹا دیا۔ بس اسی سے خوش ہو کر اللہ نے اس کی مغفرت فرما دی۔
(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

(٨) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس نے اچھی طرح وضو کیا اور جمعہ کی نماز کے لیے آیا اور غور سے خاموش رہ کر خطبہ سنا۔ اس کی پچھلے جمعہ تک کی ہفتہ بھر کی اور مزید تین دن کی ساری غلطیاں معاف ہو جاتی ہیں۔ (صحیح مسلم)

علماء کرام نے احادیث کے مجموعے پر نظر کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان جیسی احادیث کا مطلب ہوتا ہے کہ جمعہ کی نماز اور اس جیسی دیگر نیکیوں کے ذریعے چھوٹے چھوٹے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ بڑے گناہ اور گندے معاصی' اللہ سے معافی مانگنے اور توبہ کے ذریعے ہی معاف ہوتے ہیں۔ مغفرت کا قانون یہی ہے۔ ویسے اللہ تعالیٰ جس کی چاہے کسی بھی نیک عمل کے صدقے مغفرت فرما سکتا ہے۔

☆......☆......☆